بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | بدھ ۲۰ رجب ۱۴۰۳ھ، ۴ ہجرت ۱۳۶۲ھ، ۴ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں ایک روز میں ۱۱۰ مقامات پر ۱۸ ہزار تبلیغی پمفلٹوں کی تقسیم

ویسٹ انڈین، انگریز، ایرانی، یورپین، عرب اور بھارتی احباب میں تبلیغ

(انگلستان میں ایک کامیاب یوم تبلیغ کی روداد)

مکرم محمد شریف صاحب اشرف ایڈیشنل سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۳ء کو سارے انگلستان میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق تمام جماعتوں کو قریباً ڈیڑھ ماہ قبل بذریعہ خطوط و اعلانات اس کی تیاری کی اطلاع متواتر کی جاتی رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مقررہ روز جماعت کے مقررہ دوستوں نے جن میں انصار، خدام اور اطفال بھی شامل تھے اس میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ افراد جماعت مقررہ مقامات پر مقامی ہدایات کے مطابق پہنچ گئے۔ مبلغ سلسلہ اور پریذیڈنٹ صاحبان نے دوستوں کو مختلف گروپس میں تقسیم کر کے دعا کروانے کے بعد مختلف علاقوں میں روانہ کیا۔ لٹریچر میں میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں؟ (بزبان انگریزی) بغرض تقسیم دیا گیا۔

لنڈن۔ ایسٹ لنڈن۔ مڈل سیکس (جس میں ساؤتھ ہال، ہنسلو، گرین فورڈ، ہیز اور والتھم فورڈ شامل ہیں) مانچسٹر، بریڈ فورڈ، برمنگھم کرائیڈن۔ ہارلنگ وغیرہ جماعتوں نے حصہ لیا۔ کل ۴۱ گروپس بنائے گئے۔ جس میں دو صد کے قریب احباب جماعت نے حصہ لیا۔ اس روز اٹھارہ ہزار کے قریب پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ملک کے ۶۰ مختلف مقامات اس روز زیر تبلیغ رہے۔ اکثر جگہوں پر لوگوں نے بخوشی لٹریچر قبول کیا۔ مکرم جناب امیر صاحب انگلستان نے ونڈسر کا میں ۷۰۰ پمفلٹ تقسیم کروائے

جن احباب میں تبلیغ کی گئی۔ ان میں ویسٹ انڈین، انگریز، ایرانی، یورپین۔ مصری عرب اور انڈین دوست شامل تھے۔ علاوہ تقسیم لٹریچر کے زبانی گفتگو بھی دوستوں سے ہوئی۔ قاہرہ سے آئی ہوئی چار عورتوں سے اسلامی پردہ کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ مزید معلومات کے لئے انہیں مشن کا ایڈریس دیا گیا۔

ایک مصری نے کہا مجھے اسلام کے بارہ میں کچھ علم نہیں۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں بتلایا گیا۔ اس نے مشن میں آنے کا وعدہ کیا۔ ایک انگریز عورت سے حضرت عیسیٰؑ کے صلیب کے واقعہ کے بارہ میں گفتگو ہوئی وہ کہنے لگی میرا پہلے ہی ایمان ہے کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

بحیثیت مجموعی یوم التبلیغ بفضلہ تعالیٰ بہت خوشگوار رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

علمی مجاہدہ کی بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے السابقون الاولون

اسلام پر مستشرقین کے اعتراضات کا مؤثر جواب تیار کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے TRACKING AND MONITORING STATION قائم کرنے کے لئے جو تحریک فرمائی ہے اس میں اندرون اور بیرون پاکستان سے اہل علم دوست اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ وکالت تصنیف مختلف مقامات پر کتب کی دستیابی کا جائزہ لینے کے بعد احباب کے مطالعہ کے لئے کتب کا انتخاب کرتی ہے۔ کتب کی فہرستوں کی تیاری میں مکرم مقصود احمد صاحب ربوہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی اور مکرم عبدالمالک صاحب جھنگ اور مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب (لاہور) نے تعاون فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جوں جوں کتب کی فہرستیں موصول ہو رہی ہیں۔ احباب کے لئے کتب کا انتخاب کیا جا رہا ہے اب تک مارگولیتھ۔ رچرڈ بیل، ولیم میور، منٹگمری واٹ، کینتھ کریگ، فلپ کے ہٹی، گب اور زویمر جیسے مستشرقین کی سینتالیس کتب کا انتخاب کر کے اندرون پاکستان احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے

اس ضمن میں سب سے اوّل نمبر پر مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب صادق محلہ دارالرحمت غربی نے رچرڈ بیل کی کتاب THE ORIGIN OF ISLAM IN ITS CHRISTIAN ENVIRONMENT میں اسلام پر کئے گئے اعتراضات کی نشاندہی کی ہے

ان کے بعد مکرم یعقوب احمد صاحب (کھاریاں) نے فرنسیسی مصنف ڈاکٹر گیستاؤلی بان کی کتاب کے اردو ترجمہ "تمدن عرب" سے اعتراضات جمع کئے ہیں اور تیسرے نمبر پر عزیزہ نجمۃ النساء صاحبہ بنت مکرم حمید اللہ خاں صاحب (محلہ دارالنصر ربوہ) نے فرنسیسی مصنف HENRI MASSE کی کتاب اسلام ISLAM کے انگریزی ترجمہ سے اسلام پر کئے گئے اعتراضات وکالت تصنیف کو بھجوائے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

(نسیم سیفی وکیل التصنیف ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳ مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے

کل طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ بلڈ پریشر بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ اب طبیعت قدرے بہتر ہے۔

احباب کرام خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت یابی دے۔ بیماری کی موجودہ تشویشناک صورت دور کرے اور حضرت سیدہ کے بابرکت وجود کو تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین۔

• ۲۰ اپریل کو میری بیٹی عزیزہ عفت خورشید کے رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لا کر دعا کرائی۔

عزیزہ کا نکاح دسمبر ۱۹۸۱ء کو عزیز ارشد ملک آف ٹورنٹو (کینیڈا) ابن مکرم ملک محمد یعقوب صاحب مرحوم آف راولپنڈی کے ساتھ ہوا تھا۔ عزیزہ اب کینیڈا روانہ ہو گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب کرے۔ آمین۔ (خورشید احمد ریٹائرڈ اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ)

• جامعہ احمدیہ کے طلباء کے سالانہ امتحانات امسال ماہ مئی کے آخر میں ہو رہے ہیں۔ ہم درجہ ممہدہ کے طلباء احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائے ہمیں ثابت قدم رکھے اور ہمارے اس عظیم مقصد میں ہماری نصرت فرمائے۔ آمین۔

(شفیق الرحمٰن اطہر درجہ ممہدہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

برائے ملاقات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا طریق یہ ہے کہ پہلے براہ راست یا پرائیویٹ سیکرٹری کو لکھ کر وقت مقرر کروانا چاہیئے۔ یہی مروجہ طریق چلا آ رہا ہے۔ سوائے اس کے کہ استثنائی طور پر کسی کو فوری کام کے سلسلہ میں ملنا پڑے۔ اس طریق کی پابندی کرنی چاہیئے۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہ نامناسب رجحان بڑھتا جا رہا ہے کہ بغیر اطلاع کے احباب آ جاتے ہیں اور پھر اصرار یہ ہوتا ہے کہ ہم نے واپس جانا ہے اس لئے ابھی یا آج ہی ملاقات ضرور کروائی جائے حالانکہ استثنائی صورتوں کے سوا اس طریق پر عمل ممکن ہی نہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مقررہ طریق کو ملحوظ رکھیں اور ملاقات کے لئے پیشگی اجازت حاصل کر کے تشریف لائیں

(پرائیویٹ سیکرٹری)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس زمانہ میں علمی ترقی کی نئی روشنی احمدیت کی برکت سے دنیا میں منتشر ہوئی ہے

اس کے اوّل حقدار آپ ہیں کیونکہ بالآخر یہ احمدیت کی خدمت کیلئے انتشار پذیر ہوئی ہے

علم زندگی کی لذت ہے جو مزا اس میں ہے وہ کسی اور چیز میں نہیں اس سے کردار میں عظمت پیدا ہوتی ہے

ہر طالبعلم کو جو زائد وقت ملتا ہے اس میں وہ یہ مشغلہ رکھ لے کہ کوئی زبان سیکھتی ہے

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے سالانہ کنونشن کے عصرانے سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(مرتبہ :- مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی ربوہ)

مورخہ ۱۸ اخاء ۱۳۶۱ ہش (۱۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے ایوانِ محمود میں دعوتِ عصرانہ کا اہتمام کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور طلبہ کو خطاب سے نوازا۔ حضور کا یہ خطاب ذیل میں شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر پیش کر رہا ہے۔

خوشخبری

حضور نے فرمایا

" آج سب سے پہلے تو آپ کو ایک خوشخبری سنانی ہے جو طلبہ کی زندگی سے تعلق رکھنے والی خاص خوشخبری ہے۔ ہماری ایک بچی امۃ المجیب صاحبہ جو مکرم اکرام اللہ صاحب آف ملتان کی بیٹی ہیں، آکسفورڈ میں پڑھ رہی تھیں اور ڈاکٹریٹ (DOCTRATE) کر رہی تھیں، ان کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے SOLID STATE پر جو پیپر لکھا تھا وہ بھی اور (VIVA) یعنی زبانی امتحان بھی خدا کے فضل سے بہت ہی نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے اور VIVA میں جو انٹرویو لینے والے تھے انہوں نے سب سے پہلے تو اس پر تعجب کا اظہار کیا کہ تم علم کے میدان میں یہاں تک پہنچی ہو اور برقع پہنا ہوا ہے۔ یہ کیا بات ہے؟ ہم تو سمجھے تھے کہ SKIRT پہنے کوئی ماڈرن سی لڑکی آئے گی۔ اس نے کہا میں نے تو برقع پہن کے ہی پڑھا ہے اور اب بھی برقع ہی پہنوں گی۔ یہ میرا اسلامی نشان ہے میں اس کو کس طرح چھوڑ سکتی ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے VIVA یعنی زبانی امتحان لیا اور اللہ کے فضل سے وہ ہر سوال کا صحیح جواب دینے میں کامیاب ثابت ہوئی۔ آخر پر انہوں نے کہا ہم نے تمہارے پیپرز بھی دیکھے ہیں۔ تم سے ایک مدد چاہیئے اور وہ یہ کہ اگر تمہارے پیپر میں کوئی غلطی ہے تو خود بتا دو۔ کیونکہ ہمیں کہیں غلطی نہیں ملی۔ ہم نے بار بار توجہ کی ہے کہ کسی طرح کوئی ایک غلطی پکڑ لیں، لیکن کہیں کوئی غلطی نظر نہیں آئی۔

علمی میدان میں پہلا پھل

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی طلباء جس نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں یہ اس کی دوسری علامت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو علم کی طرف بہت توجہ تھی اور ان کی زندگی میں ہی پہلا پھل ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اس سے ایک عام وسیع پیمانے پر IMPACT ہوا ہے۔ اس توجہ نے ایک خاص ماحول CREATE کیا ہوا تھا۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایکدم نمایاں ہو کر باہر نکلے ہیں۔ وہ پہلے ہی چمکے ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی خوبصورت ٹائم سیٹنگ (TIME - SETTING) کی کہ اس نے احمدی طلباء میں ایک نیا (IMPETUS) یعنی ولولہ پیدا کر دیا۔ اور یورپ میں جہاں جہاں بھی احمدی طلباء مجھے ملے ہیں بڑے بھی اور چھوٹے بھی، جب میں ان سے بات کرتا تھا کہ آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم تو ڈاکٹر سلام بنیں گے انشاء اللہ۔ بعض چھوٹے چھوٹے بچوں نے کہا کہ ہم نے تو ڈاکٹر سلام سے بھی آگے نکلنا ہے۔ یہ بلند حوصلے اور ارادے، یہ ستاروں پر کمندیں ڈالنا، سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص ماحول کی برکت ہے جس کا علمی میدان میں آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کیا تھا

عظیم الشان معلم

بہرحال عملاً (PRACTICALLY) زور کے ساتھ یہ چیز اس وقت سامنے آئی۔ لیکن اس کے جو رُوٹس (ROOTS) یعنی جڑیں ہیں وہ ماضی میں اس سے بھی گہری ہیں، بہت ہی گہری ہیں۔ باوجود اس کے کہ عرب جہالت کا گہوارہ تھا، ساری جہالتیں وہاں پنپ رہی تھیں، وہاں سے اللہ تعالیٰ نے ایک وجود کو کھڑا کیا اور اس کی بابت یہ اعلان فرمایا کہ

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعہ آیت: ۳)

گویا بتایا کہ معجزہ اس کو کہتے ہیں کہ وہ ملک جو ساری دنیا میں سب سے زیادہ جاہل ملک ہے اور جس میں بسنے والے امی محض ہیں۔ انہی میں سے میں ایک آدمی چنتا ہوں اور اچانک تم دیکھتے ہو کہ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وہ انہیں تعلیم بھی دینے لگ گیا ہے۔ اور پس پردہ حکمتیں اور فلسفے بھی بیان کرنے لگ گیا ہے۔ اس شان کا معلم ہمیں عطا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے حصول پر بہت زور دیا اور علم کے متعلق نصیحتیں فرمائیں۔ اس وجہ سے صحابہ رضؓ علم میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ آنحضورؐ کی ہدایت پر صحابہ رضؓ نے GREEK یعنی یونانی اور دوسری زبانیں سیکھنی شروع کر دیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے علمی دور کا آغاز آنحضورؐ کے زمانہ سے ہوا ہے۔ پھر وہ ایک خاص مقام تک پہنچا اور عروج کے بعد پھر تنزل پذیر ہوا ہے۔ اور پھر دنیا اس جہالت کے دور میں دوبارہ داخل ہو گئی جو عرب جہالت کا دور تھا یعنی قبل از اسلام جہالت کا دور۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ دعائیں کیں بلکہ بڑی عظیم خوشخبریاں سنائیں اور بتایا کہ میرے ماننے والوں اور میرے غلاموں میں سے خدا ایسے لوگ پیدا کریگا جو ہر علم اور ہر فلسفے میں بڑے بڑے دنیادار علماء کے منہ بند کر دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس مضمون کا بہت پُرشوکت کلام موجود ہے۔

نورِ نبوت کا انتشار

تو آغاز اصل میں وہاں سے ہوا ہے۔ جس دن اسلام پیدا ہو رہا تھا اس دن دنیا کے علم بھی نئی پرورش پا رہے تھے اور نئی کروٹ لے کر بیدار ہو رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر مزید روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ درحقیقت جب خدا تعالیٰ کی طرف سے نورِ نبوت عطا ہوتا ہے تو اس کے چھینٹے دنیا کو بھی محروم نہیں کرتے اور ایک عام روشنی پیدا کر دیتے ہیں۔ اُس روشنی کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔ روحانی دنیا میں وہ روشنی روحانی نور میں ڈھل جاتی ہے اور غیر معمولی شدت کے ساتھ مذہبی فلسفہ بیدار ہوتا ہے، مذہبی اقدار زندہ ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو توجہ پیدا ہوتی ہے۔ نور وہی ہے لیکن جب دنیا والوں پر اس کا پرتو پڑتا ہے تو اس نور کی روشنی میں وہ اس طرف اور زیادہ بڑھنے لگتے ہیں جس طرف ان کا رجحان ہے اور خدا تعالیٰ کے قانون کے راز معلوم کرنے میں اور ترقی کرتے ہیں۔ علم کے فروغ کا ایک نیا ERA یعنی نیا دور شروع ہو جاتا ہے۔ یہ وہی نورِ نبوت ہے جو خاص مقصد کے لیے آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اس کی انتشاری روشنی (DIFFUSED LIGHT) ساری دنیا کو ایک نئے علمی دور میں داخل کر دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کے ساتھ علم کا نور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کے وقت یہ واقعہ رونما ہوتا ہے چنانچہ کنفیوشس کے ساتھ چین کا علم اس طرح مربوط ہو چکا ہے کہ ایک کے نام کے ساتھ دوسرا خود بخود ذہن میں آجاتا ہے۔ اسی طرح بہت سے ہندوستانی علوم ہندو رشیوں کے ساتھ وابستہ ہو چکے ہیں۔ بعد میں وہ ان کو خدا بنا لیں یا بت کہہ لیں جو مرضی کہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ہے وہی PHENOMENON یعنی ظہور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا کہ انبیاء کے ساتھ ایک نور نازل ہوتا ہے۔ جب وہی نور دنیا کے پہلو سے بھی ماننے والوں پر پڑتا ہے تو ان معنوں میں نور علیٰ نور بن جاتا ہے کہ وہ دنیا کے نور سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور روحانی نور سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور دونوں جگہ لیڈر بن جاتے ہیں۔ کیونکہ جن کی عقلیں صیقل ہوں۔ جن کو تقویٰ نصیب ہو وہ زیادہ اہل ہیں اس بات کے کہ وہ سائنٹفک سٹڈی (SCIENTIFIC STUDY) کر سکیں۔

اس لیے احمدی کو اور بالخصوص احمدی طلبہ کو ایک (ADVANTAGE) یعنی رعایت حاصل ہے۔ کہ وہ بہت آگے کھڑے ہیں۔ اور باقی دنیا اسی نور سے بالواسطہ فائدہ اٹھا رہی ہے جو اس دور میں نور نبوت کے طفیل نازل ہوا۔

ایٹمی دور کا آغاز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے وقت سے لیکر آپ کے دعوے تک اور پھر دعوے سے وفات تک، یہ دو دور ہیں جن میں غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ نئے علوم دریافت ہوئے علوم کی نئی شاخیں ایجاد ہوئیں، چوٹی کے سائنسدان اس دور میں پیدا ہوئے اور پھر آپ کے وصال سے پہلے ان تمام ایجادات کا بیج بویا گیا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ہوائی جہاز کی ایجاد ہے۔ تو یہ جو نیا دور ہے مثلاً

ATOMIC CONCEPT BY THE TURN OF THE PRESENT CENTURY IT HAD COME INTO AN OFFING-

یعنی اس سے پہلے ایٹم کے تصور کا دور مبہم سا تھا لیکن اس صدی کے آغاز میں ہی یہ (OFFING) یعنی افق پہ نظروں میں آچکا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اس دور کی بنیادیں قائم ہو گئی تھیں اور جو مزید ترقی ہو رہی ہے اس کا آغاز بھی دراصل آپ کے وقت میں ہو چکا تھا۔ اسی طرح ہر نبی کے دور کے ساتھ ایک علم پھیلا ہے۔

اس لیے آپ کو اس سے یہ سبق لینا چاہیے کہ یہ روشنی جس کے اوّل حقدار آپ ہیں، جو حقیقت میں احمدیت کی برکت سے دنیا میں منتشر ہوئی ہے، یہ آخر احمدیت کی خدمت کے لیے انتشار پذیر ہوئی ہے، اس روشنی سے ہم کیوں محروم رہیں۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہیے۔

بے وجہ احساس کمتری

سب سے بڑی مصیبت جو ہماری راہ میں حائل ہے وہ ہے احساس کمتری۔ ایک عذاب ہے ہندوستان اور پاکستان کی قوم کے لیے کہ بے وجہ احساس کمتری میں مبتلا ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیزیں باہر ہو سکتی ہیں یہاں نہیں ہو سکتیں۔ یعنی ایجادیں سب باہر ہو سکتی ہیں، یہاں نہیں ہو سکتیں۔ ہمیں گویا دماغ ہی نہیں ملا کہ غور کر کے نئی نئی چیزیں نکال سکیں۔ اگر ہر مضمون میں CONFIDENCE یعنی خود اعتمادی پیدا ہو جائے تو چھوٹی عمر میں ہی انسان بڑے بڑے فاصلے طے کر لیتا ہے۔ بے وجہ اپنے آپ کو ایف ایس سی۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی کی قیود میں باندھ کر اگر آپ علمی سفر شروع کریں گے تو آپ کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی رہیں گی۔ کیوں آپ ایف ایس سی میں، ایم ایس سی کی باتیں نہیں سوچ سکتے یا پڑھ سکتے۔ آپ کو پڑھنا چاہیے آپ پڑھ سکتے ہیں۔

انسانی دماغ کا مکمل استعمال آج تک نہیں ہوا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنا عظیم الشان دماغ دیا ہے کہ سائنسدان جنہوں نے دماغ پر غور کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم دماغ کا ہزارواں حصہ بھی استعمال نہیں کر سکے UNTAPPED RESOURCES پڑے ہوئے ہیں۔ اس کی چھان بین کرنے والے شکست تسلیم کر چکے ہیں کہ آج تک ہم سب سے کم جس چیز کو سمجھ سکے ہیں وہ انسانی دماغ ہے اور بدقسمتی یہ ہے کہ اس کا اکثر حصہ بغیر استعمال کے ہی پڑا رہ جاتا ہے۔ جس طرح دنیا کے پسماندہ ممالک میں ان کے اکثر ذرائع اور وسائل بغیر استعمال کے پڑے رہ جاتے ہیں، اسی طرح ان بیچاروں کے دماغ بھی بغیر استعمال کے پڑے رہ جاتے ہیں۔ جن قوموں نے اپنے دماغ کو استعمال کرنے کی جرأت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے بڑے پھل دیئے ہیں۔

ایٹم بم کی کہانی

امریکہ میں ایک نوجوان، سائنس کا سٹوڈنٹ تھا جس نے ابھی ڈگری بھی حاصل نہیں کی تھی۔ اس کے پروفیسر نے باتوں باتوں میں ایٹم بم کا ذکر کیا۔ اس نے کہا کہ ایٹم بم تو میں بھی بنا سکتا ہوں۔ اس میں کون سی مشکل بات ہے پروفیسر نے کہا تم کس طرح بنا سکتے ہو؟ تمہارے پاس نہ تو اسباب (RESOURCES) ہیں، اور نہ تمہیں اتنا علم ہے۔ اس نے کہا جو باتیں آپ نے مجھے بتائیں ہیں ان کی رو سے، جس طرح باقی سائنسدان کرتے ہیں، لائبریریوں میں بیٹھ جاتے ہیں، یہ کتاب نکالی، وہ کتاب نکالی، اسی طرح جوڑ جاڑ کے میں بھی بنا سکتا ہوں۔ پروفیسر کو اس پر اتنا غصہ آیا کہ اس سے کہا تم میری کلاس سے نکل جاؤ۔ اگر تم اتنے قابل ہو تو تمہیں یہاں بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا میں اس شرط پر نکلوں گا کہ میرے لیکچر شارٹ (SHORT) یعنی کم نہ ہوں۔ کیونکہ میں نے پاس بھی تو ہونا ہے۔ اس نے کہا اچھا! پھر تمہارے ساتھ یہ شرط ہوگی کہ اگر فلاں تاریخ تک جو امتحان کی تاریخ ہے، تم نے ایٹم بم کا خاکہ (BLUE PRINT) بنا دیا اور ہر پرزے کے متعلق مجھے بتا دیا کہ یہ اس طرح بنتا ہے تو میں یونیورسٹی کے بورڈ میں سفارش کروں گا کہ تمہیں بغیر امتحان کے ڈگری عطا کر دی جائے اور اگر ایسا نہ کیا تو تم فیل شمار ہو گے اور کالج سے نکال دیئے جاؤ گے۔ اس نے کہا مجھے یہ چیلنج منظور ہے۔ یہ کہا اور اٹھ کر باہر نکل گیا۔ جانے سے پہلے اس نے کہا کہ ایک شرط میری بھی ہے آپ میرے گائیڈ ہیں۔ مجھے گائیڈ لائن ضرور دیں۔ اگر میں کہیں پھنستا ہوں تو بیشک تھوڑا وقت ہے لیکن میں آپ سے پوچھا کروں گا کہ فلاں مضمون کہاں ملتا ہے، مجھے بتائیں۔ اس نے کہا یہ تو میں بتا دوں گا لیکن یہ کہ کس کس قسم کے پرزے کہاں کہاں مل سکتے ہیں، اس میں تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا۔ خیر، یہ چیلنج قبول ہو گیا اور بات آئی گئی ہو گئی۔ اس نے تحقیق شروع کی۔ آخر وہ دن آپہنچا جب اس نے اپنا THESIS تحقیقی مقالہ پیش کرنا تھا۔ صرف ایک چیز اس کی اٹکی رہ گئی۔ ایک خاص قسم کا ایسا پرزہ تھا جو الیکٹرونک ہے اور VALVE کا کام کرتا تھا۔ خاص کرنٹ کو منقطع (CUTOUT) کر کے کسی اور کرنٹ کو (جو بھی کرنٹ تھی) پاس (PASS) کرنے کی اجازت دینا تھا۔ اس بیچارے کو یہ پرزہ نہیں مل رہا تھا۔ اور شرط یہ تھی کہ خاکہ ہر طرح سے مکمل ہو۔ ایک جگہ بھی اٹک گئے تو سمجھا جائیگا کہ ایٹم بم نہیں بنا ساری کوششیں بیکار گئیں۔ اس بیچارے کو سوچتے سوچتے اچانک دماغ میں آگیا کہ BELL والے جو ٹیلیفون کی مشہور کمپنی ہے ان کے ہاں اس قسم کی کوئی چیز ضرور ہونی چاہیئے۔ اس نے اسی وقت (بیل) BELL والوں کو فون کیا کہ اس قسم کا ایک پرزہ ہے جس کی یہ یہ خاصیتیں ہیں۔ اور وہ آپ کے پاس مہیا ہونا چاہیئے۔ ان بیچاروں کو کیا پتہ تھا کہ کیا بن رہا ہے۔ انہوں نے فوراً کہا کہ ہاں، یہ ہمارے پاس (AVAILABLE) یعنی دستیاب ہے۔ اس نے کہا بہت اچھا! کیا نمبر ہے؟ اس کا نمبر اپنے THESIS میں نوٹ کیا اور ہانپتا کانپتا، سانس چڑھا ہوا وقت پر جا کر اس نے اپنا THESIS دے دیا۔ واپس آکے اس بیچارے کو خیال آیا کہ میں نے اپنی طرف سے تو ایٹم بم بنا دیا ہے پتہ نہیں نتیجہ کیا نکلتا ہے جب انعامات کی تقسیم کا وقت آیا اور ڈگریاں تقسیم ہونی تھیں تو اس کی تلاش شروع ہوئی۔ یونیورسٹی کے پروفیسرز کا پورا بورڈ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کو بلایا گیا۔ انہوں نے اسکو کہا کہ ہم تمہیں غیر معمولی اعزازی ڈگری عطا کرنا چاہتے ہیں۔ اور امریکن قوم کی طرف سے تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس احساس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ یہ چیز ہو ہی نہیں سکتی اس لیے بہت سے SECRET DOCUMENTS جو ہو جانے چاہیئے تھے ان کو ہم نے لائبریریوں میں کھلا رکھا ہوا تھا۔ اب تمہارے اس مقابلہ سے ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ یہ اتنی خطرناک چیز ہے کہ اب ہم نے ان DOCUMENTS کو مہر بند (SEAL) کروا دیا ہے۔ اور اب یہ پبلک کے استعمال کے لیے نہیں ہوں گے۔

تو بی ایس سی کا ایک معمولی طالب علم ایٹم بم کا پورا اور مکمل بلیو پرنٹ BLUE PRINT تیار کر لیتا ہے۔ اس لیے کہ اسکو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا بڑا دماغ دیا ہے کہ اگر میں اس کو استعمال کروں تو میرے لیے ترقی کے غیر متناہی رستے کھلے ہیں۔

نئی زبان سیکھنے کی صحیح عمر

آج صبح میں نے آپ کو LANGUAGES یعنی زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ دلائی تھی زبانوں کے متعلق ریسرچ کہتی ہے کہ گیارہ سال کی عمر تک آپ جتنی چاہیں زبانیں سیکھیں۔ آپ کے اوپر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا۔ جتنی زیادہ آپ زبانیں سیکھیں گے اتنا زیادہ آپ کا دماغ اور زبانیں سیکھنے کے قابل ہو جائیگا۔ اور اگر گیارہ سال کی عمر تک ایک زبان بھی نہ سیکھی ہو تو پھر ناممکن ہے کہ آپ کوئی ایک زبان بھی سیکھ سکیں۔ اس کے بعد علمی ترقی، زبان کے لحاظ سے ناممکن ہو جائے گی۔ برین (BRAIN) کا جو RIGHT HEMISPHERE ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبانیں سکھائی جاتی ہیں۔ گیارہ سال تک وہ انتظار کرتا رہتا ہے اور پھر وہ BARREN یعنی ناکارہ ہو جاتا ہے اور اس سے کچھ بھی یاد نہیں ہوتا۔ جس طرح بعض عورتیں یورپ وغیرہ میں پلاننگ کرتی ہیں، رحم بچے کا انتظار کرتا رہتا ہے کچھ عرصہ بعد فلوپین ٹیوبز وغیرہ بند ہو کر بیکار ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح دماغ کا یہ حصہ گیارہ سال تک انتظار کرتا ہے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ جو لوگ استعمال نہیں کرتے وہ اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ لیکن جو اپنے دماغ پر زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں وہ اسے معطل نہیں کرتے بلکہ اور زیادہ چمکا دیتے ہیں۔

زندگی کا مزا علم میں ہے

پس آپ اپنے دماغ کی قدر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت غیر معمولی قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ آپ بیک وقت بہت سی چیزیں سیکھ سکتے ہیں بشرطیکہ علم میں مگن ہو جائیں۔ یہی زندگی کی لذت ہے۔ جو مزا علم میں ہے وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ کچھوں میں ہے، نہ چالاکی میں ہے اور نہ لباس وغیرہ میں ہے۔ پھر اس کے ساتھ کیریکٹر میں ایک عظمت (NOBILITY) بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

تفریح سے مراد کیا ہے

تو جیسا کہ آپ سے میں نے کہا تھا زبانیں سیکھیں۔ جب آپ نیک نیتی سے سیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آپ کو حاصل ہوگی اور آپ پر کوئی ایسا بوجھ بھی نہیں پڑے گا جو آپ کی تعلیم میں حارج ہو۔ ہر طالب علم کو جو زائد وقت ملتا ہے اس میں وہ یہ مشغلہ رکھ لے کہ کوئی زبان سیکھنی ہے۔ اس سے اس کو RELAXATION یعنی تفریح بھی ہوگی۔ کیونکہ دلچسپی کو حاصل کرنے یا بوریت کو دور کرنے کا جو PHENOMENON ہے وہ صرف یہ ہے کہ انسان تبدیلی چاہتا ہے کام سے کام میں تبدیلی ہو تب بھی آدمی RELAXED یعنی سکون حاصل کر لیتا ہے چنانچہ انتہائی پریشر کے وقت جب چرچل نے RELAXED کرنا ہوتا تھا تو وہ ترکھان والا کوئی کام شروع کر دیتا تھا۔ اور اگر ترکھان کام کر رہا ہو اور تھک جائے تو وہ تو خیر اس وقت جرنیل نہیں بن سکتا۔ لیکن بہرحال اگر کوئی اور کام کرے گا تو اس میں دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ تو تنوع میں دلچسپی ہے۔ تبدیلی میں دلچسپی ہے یہ بھی آپ کی ایک علمی تبدیلی ہو جائے گی۔ آپ ایک نئی زبان سیکھنے لگ جائیں گے۔

اس موضوع پر ابھی میاں احمد (مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم ناقل) سے باتیں ہو رہی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ رشیا میں زبان پر ریسرچ ہوئی۔ وہ بعض زبانیں بعض طریقوں سے جلدی سکھا دیتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ ساری دنیا سے (کوائف) DATA اکٹھا کریں۔

زبان سیکھنے کے نئے طریقے

اصل بات یہ ہے کہ زبان پر نئی نئی ریسرچ بہت سے ملکوں میں ہو رہی ہے اور اس کے متعلق مختلف ذرائع اختیار کیے جا رہے ہیں۔ مثلاً بنیادی طور پر یہ بات ہے کہ ترجمے کی بجائے براہ راست زبان سیکھی جائے۔ اس کے لیے شروع میں تصویری زبان میں بغیر ترجمے کے کتابیں آ گئی تھیں۔ فرنچ میں، انگلش وغیرہ ہر زبان میں یہ کتابیں ملتی ہیں۔ تصویر ہوتی ہے اور اس میں اشارہ ہوتا ہے کہ یہ فلاں چیز ہے، یہ فلاں چیز ہے۔ آہستہ آہستہ انسان نظری طور پر وہی پڑھنے لگتا ہے جس طرح بچہ سیکھتا ہے اسی طرح وہ سیکھتا ہے البتہ اس میں تلفظ کی کمزوری آ جاتی ہے کیونکہ اچھا تلفظ آ ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ انسان خود نہ سنے۔ اب (VIDIO) وڈیو سسٹم آ گئے ہیں۔ ان کے ذریعے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے اگر تحقیق کی جائے تو بہت سی ایسی وڈیو ریکارڈنگ مل سکتی ہیں جن میں ایک فرنچ ٹیچر صحیح تلفظ کے ساتھ اور آہستہ آہستہ فرنچ پڑھا رہی ہے اور ساتھ تصویریں بھی آ رہی ہیں اور وہ اشاروں سے بتا رہی ہے۔ اس طریق سے زبان آ جاتی ہے۔

انسانی ذہن کی مختلف کیفیتیں

پھر سائیکالوجی کی طرف سے مختلف ممالک میں جو ریسرچز یعنی تحقیقات ہو رہی ہیں اس میں کئی قسم کے تجربے ہوئے ہیں۔ بلغاریہ ایک مشرقی یورپ کا ملک ہے۔ وہاں یہ تجربہ کیا گیا تھا کہ ایک میوزک ہال میں بہت ہی اعلیٰ اور آرام دہ کرسیاں بچھائی گئیں جس طرح (LUXURY) کے لئے صوفے سیٹ بنائے جاتے ہیں اور بیک گراؤنڈ میں انہوں نے ایک نئی زبان بھر دی اور اس کے ترجمے اور گرامر وغیرہ پڑھا رہے ہیں۔ فلور گراؤنڈ میں میوزک کا انتظام ہے۔ لیکن ہلکی سی آواز میں زبان بھی سنائی دے رہی ہے۔ توجہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ میوزک کی طرف دینی ہے، زبان کی طرف نہیں دینی۔ زبان بھول جاؤ تمہارے اوپر اس کا کوئی بوجھ نہیں پڑنا چاہیئے یہ تجربہ اس نظریئے کے تحت کیا گیا۔ کہ کانشس برین یعنی ذہن بعض دفعہ باہر ایک روک ڈال دیتا ہے اور اس سے ٹکرا کر بہت سے علوم واپس چلے جاتے ہیں اور ذہن کے اندر PENETRATE داخل نہیں ہوتے دیتا اور کانشس برین یعنی شعوری ذہن میں (اَن کانشس یا سب کانشس برین) یعنی غیر شعوری یا تحت الشعوری ذہن کی نسبت STORAGE CAPACITY یعنی الفاظ کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کم ہے۔

مثلاً سب کانشس تحت الشعور کے متعلق تو یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ ایک بچی جس کو انگریزی کے سوا کوئی زبان نہیں آتی تھی، دوسری زبان کا ایک لفظ بھی نہیں جانتی تھی، جب اس کے دماغ کا اپریشن ہونے لگا اور اس کے لئے ڈاکٹروں نے سوئیاں گزارنی شروع کیں تو ایک جگہ پہنچ کر وہ FLUENT، نہایت رواں زبان میں جرمن بولنے لگ گئی۔ (دماغ کا ایک حصہ EXCITE، متحرک کر دیا گیا جس کے نتیجے میں وہ جرمن بولنے لگ گئی) ڈاکٹر بڑے متعجب ہوئے کہ یہ کیا قصہ ہے اس کے ماں باپ سے سوال کیا۔ انہوں نے کہا ہم نے تو اس کو کبھی جرمن نہیں سکھائی۔ پھر CROSS EXAMINATION کر کر کر سوالات پوچھنے پر ماں کو یاد آ گیا کہ اصل میں بچپن میں اس کی دایہ ایک جرمن تھی اور اس کی عادت تھی SOLILOQUY یعنی وہ بیٹھی آپ ہی آپ منہ میں باتیں کیا کرتی تھی۔ اب یہ اس کے بچپن کا تھوڑا سا دور تھا۔ اس وقت کوئی CONCIOUSNESS یعنی شعوری کیفیت اس کی ایسی نہیں تھی کہ جو وہ سیکھنا چاہتی تھی کانشس برین، یا شعوری ذہن اس کو رد کر رہا تھا۔ بلکہ جو وہ سن رہی تھی دماغ اس کو SINK جذب کرتا جا رہا تھا۔ اس کے نتیجہ میں جب اس نے CONCIOUSLY شعوری دور میں علم سیکھا تو وہ چیزیں سٹور ہو کے دب گئیں اور اسکو پتہ نہیں تھا کہ میرے اندر کیا قابلیت موجود ہے جب برقی آلوں نے دماغ کے اس حصے کو EXCITE فعال کیا تو اچانک دوبارہ قوت بیدار ہو گئی اور پتہ لگا کہ انسان کے ذہن کی STORAGE CAPACITY ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے اور وہ آپ ہی آپ علم کو ABSORB جذب کرتا چلا جاتا ہے۔

دماغ کے مختلف حصوں کی صلاحیتیں

اس پر بہت ریسرچ ہو چکی ہے اور یہ پتہ چلا ہے کہ دماغ کے بے شمار ایسے حصے ہیں جن میں علم کے سٹور بھرے ہوئے ہیں۔ ہم نے کسی وقت کوئی چیز سیکھی تھی اور وہ وہاں محفوظ ہو گئی ہے ان کو ACTIVELY مستعدی کے ساتھ استعمال کرنے کی طاقت ہم میں ہو یا نہ ہو لیکن دماغ میں وہ چیزیں موجود ہیں، اس اصول پر انہوں نے یہ طریق سوچا کہ دماغ کو یا بتایا ہی نہ جائے کہ تم کچھ یاد کر رہے ہو تاکہ اس پر بوجھ نہ پڑے، جس طرح طالب علم امتحان سے پہلے جب CONSCIOUSLY یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے تو بعض اوقات دس دس دفعہ پڑھ کر اس کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں لیکن کہانی کے طور پر وہی مضمون پڑھ جائے اور خیال بھی نہ ہو کہ میں نے یاد کرنا ہے تو بعض دفعہ پوری کتاب کا مضمون ذہن میں رہتا ہے اور خود بخود وقت پر یاد آ جاتا ہے۔

اس اصول پر انہوں نے زبان کا تجربہ کیا۔ لوگوں سے کہا کہ تم RELAXED ہو کر میوزک سنو اور تم محسوس کرو گے کہ زبان آپ ہی آپ ڈوب رہی ہے کہ ان کا دعوے یہ تھا کہ ایک مہینہ کے اندر ہم نے پہلی (PROFICIENCY) ابتدائی لیاقت پیدا کر دی ہے۔ یعنی زبان بولنے کی پہلی سٹیج (CREATE) قائم کر دی اور ایک ہفتے کے بعد اچانک وہ لوگ زبان بولنے لگ گئے جس طرح کہ انکو پہلے ہی آتی تھی۔ اس طرح ان کو احساس ہوا۔ اس پر رشیا کی ایک سائنٹسٹ ٹیم کا پتہ لگا تھا کہ اس نے ریسرچ کی ہے تو وہ اس میں بڑی گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ میاں احمد صاحب (ناظر تعلیم) کی جو انفارمیشن ہے وہ اسی مضمون سے متعلق ہو اور زبان سیکھنے کا یہی طریق ہو۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ غیر معمولی طور پر تھوڑے وقت میں وہ زبانیں سکھاتے ہیں۔

زبان کے بارے میں ایک اور تجربہ

ایک اور تجربہ بھی ہوا ہے جس کے متعلق بعض سائنسدان کہتے ہیں کہ یہ بالکل ناکام ہے۔ لیکن بعض ابھی تک اصرار کر رہے ہیں کہ نہیں یہ مفید ہے اور ORDINARILY یعنی بالعموم ہم میں سے ہر ایک کے یا ایک طبقے کے بس میں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مثلاً جو زبان تم سیکھنا چاہتے ہو وہ کیسٹ ریکارڈ کر لو۔ اس کے بعد وہ جو ریپیٹ (REPEAT) سسٹم ہوتا ہے (جیسے ٹوشیبا TOSHIBA میں اشتہار آ رہا تھا کہ ٹیپ ختم ہو تو وہیں سے دوبارہ چل پڑے) اس میں ریکارڈنگ ہوئی ہو تو رات ہلکی آواز میں چلا کر خود سو جاؤ۔ ساری رات دماغ اس کو CATCH، اخذ کرتا رہے گا۔ ہو سکتا ہے کہ جب تھوڑی دیر کے لئے DEEP SLEEP یعنی گہری نیند میں آ جائے تو اس وقت نہ کرے۔ اس کی تفصیل میرے علم میں نہیں لیکن جو میں نے پڑھا ہے وہ یہی ہے کہ ساری رات SLEEP یعنی نیند کی کوئی سٹیج، منزل ہو ذہن اسکو نوٹ کرتا چلا جاتا ہے

یہ بات تو درست ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ پہلا تجربہ میں نے بیان کیا ہے، ہو سکتا ہے بلکہ غالب خیال یہی ہے کہ ذہن ضرور ریکارڈ کرتا ہوگا۔ لیکن اصل مشکل سوال یہ ہے کہ کیا کانشس برین اس سب کانشس ریکارڈنگ سے استفادہ کر سکتا ہے یا نہیں اور اس کا کوئی کنکشن سسٹم ہے یا نہیں؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سسٹم ضرور ہے۔ ورنہ یہ سارا بے کار تھا اور اللہ کوئی باطل اور بے کار چیز پیدا نہیں کرتا۔ چنانچہ پہلے دن بچے کے ایک کان میں اذان دینا اور دوسرے کان میں تکبیر یعنی اقامت کہنا یہ بھی ایک لغو فعل بن جاتا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے اور حضور اکرم ایسا کر ہی نہیں سکتے تھے۔ اگر یہ لغو ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی زندگی کا ایک ذرہ بھی تعلیم قرآنی کے خلاف نہیں۔ اس پہلو سے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کانشس برین سے کانشس برین کے استفادے کا کوئی نظام ضرور قائم کیا ہوگا۔ ممکن ہے بعض ذہنوں میں وہ کنکشن جلدی پیدا ہو جاتا ہو، بعض میں ذرا سست پڑ گیا ہو۔ اس لئے اگر آپ کے پاس ٹوشیبا یا کوئی اور کیسٹ ریکارڈر ہو جس طرح موٹر کے ہوتے ہیں (اس میں اکثر ریپیٹ سسٹم والے آتے ہیں، عام طور پر جو موٹر کے ریکارڈر ہیں ان میں ریکارڈ تو نہیں ہو سکتا۔ پلے بیک (PLAY BACK) ہوتا ہے اور بیٹری کے اوپر اس کو چلایا جا سکتا ہے) تو آپ میں سے اگر کوئی تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو تجربہ کر کے اسکے فوائد کو ریکارڈ کریں۔ یہ تجربہ دو طریق سے ہونا چاہیئے۔ ایک تو یہ کہ رات کو سونے کے بعد صرف سنا جائے یا کچھ حصہ CONSCIOUSLY سن لیا جائے اور پھر سو جائیں تاکہ دماغ سے اس کا ایک لنک (LINK) قائم ہو جائے اور مہینہ دو مہینے کے بعد دیکھیں کہ کس قسم کی آپ میں امپروومنٹ (IMPROVEMENT) ہوئی ہے کہ نہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس تجربے کے بعد اسی آواز کے ذریعہ پھر وہ زبان سیکھنے کی کوشش کریں اور پھر ایک ایسا کنٹرول گروپ ہو جو بغیر اس تجربے کے بعد میں اکٹھے زبان سیکھنے کی کوشش کریں بیس تیس کا ایک کنٹرول گروپ بنالیں۔ اور ایک اکسپیری منٹل یعنی تجرباتی (EXPERIMENTAL) گروپ بنالیں۔ ان کے موازنے سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ واقعۃً کوئی فائدہ ہے یا نہیں ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم میں جو فائدہ ہے۔ ہم اس کے راز کو پا سکے ہیں کہ نہیں اور اس ذریعے سے اس کا کوئی تعلق ہے یا نہیں۔

ربوہ میں زبانیں سکھانے کا منصوبہ

بہرحال جو بھی نئے نئے ذرائع ہیں ان کو امپورٹ (IMPORT) کر کے ان سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں زبان سکھانے کا ایک ماڈل بنائیں گے جتنا بھی اس پر خرچ ہوگا اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار فضل ہیں۔ باہر کی جماعتیں بھی اب بڑی بیدار ہیں اور کما رہی ہیں اور خدمت کا جذبہ رکھتی ہیں۔ ان کے اندر قربانی کے جذبے حیرت انگیز طور پر بیدار ہو رہے ہیں۔ بڑی کثرت سے دوست یہ پیشکش کر رہے ہیں کہ ہمارا سب کچھ۔ سو فیصدی دین کا ہے۔ جس وقت جب چاہیں منگوا لیں جو چاہیں لے لیں۔ ہمیں ایک شعبے کا بھی اعتراض نہیں۔ روپیہ کوئی مشکل ہی نہیں ہے ایسی جماعت کے سامنے جو خالصۃً للہ ہو چکی ہو اور جو اپنا کچھ الگ سمجھے ہی نہ۔ افراد جماعت احمدیہ کی ٹوٹل پراپرٹی، ٹوٹل جماعت احمدیہ کی پراپرٹی ہے۔ یہ مشکل بن جاتی ہے۔ تو روپے کی کمی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے رستے میں روک نہیں بنے گی۔

اس لئے فہرستیں منگوائیں اور ساتھ ہی آرڈر دیتے چلے جائیں تاکہ یہاں نمونے آنے شروع ہو جائیں۔ پھر ایک بہت خوبصورت ماڈل یہاں CREATE ہو جائے خواہ جامعہ میں یا لائبریری میں۔ اگر الگ عمارت بنانی پڑے یا کمرہ وغیرہ ADD کرنا پڑے تو وہ بھی کر دیں گے انشاء اللہ۔ تو جتنی جلدی یہ انتظام ہو اتنا ہی بہتر ہے۔ پھر اس سے نمونے کہ ہر ایسے بڑے شہر میں جہاں خاص تعداد میں احمدی طلباء پڑھتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی LANGUAGES لیبارٹری بنا دیں گے۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اپنے آپ کو تیار کریں، کمر ہمت کسیں اور یقین پیدا کریں کہ آپ علوم کی دنیا میں لوگوں کے لئے سردار بنائے گئے ہیں اور ان کی راہ نمائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ غفلت کو SHAKE OFF کر دیں۔ اپنے مقام کو سمجھیں اور دعائیں کر کے آگے بڑھنے کے لئے تیاری کریں۔ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے علوم کے نئے نئے راستے آپ میں کھولے گا۔ آپ نئی نئی منزلیں طے کریں گے اور نئی نئی چوٹیاں سر کریں گے۔ خدا کرے کہ ہم جلد یہ دن دیکھیں آمین

اب دعا کر لیتے ہیں۔"

113

تبصرہ

پورانی یادیں

نام کتاب: پورانی یادیں۔ مصنف: محترم گیانی عباد اللہ صاحب صفحات ۲۵۶ قیمت -/۲۵ روپے فی نسخہ۔ ناشر: گورونانک اکیڈمی گوجرانوالہ۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور صحافی اور ہفت روزہ ریاست کے ایڈیٹر سردار دیوان سنگھ مفتون نے اپنی کتاب "ناقابلِ فراموش" میں ایک جگہ تقسیم ہند و پاک سے پہلے ایک واقعے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہیں سکھ مذہب کے بارے میں بعض باتیں معلوم کرنے کی ضرورت پڑی تو انہوں نے قادیان میں محترم گیانی عباد اللہ صاحب کو خط لکھا جو اس وقت برصغیر میں سکھ مذہب پر اتھارٹی سمجھے جاتے تھے یہ آج سے لگ بھگ چالیس سال قبل کی بات جب سے آج تک برصغیر میں اور اس کے حوالے سے دنیا بھر سکھ مذہب کے باب میں محترم گیانی عباد اللہ صاحب کو بہت نمایاں حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ موصوف اس مذہب پر درجنوں کتب اور سینکڑوں مضامین کے مصنف ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ادارے فضل عمر فاؤنڈیشن نے اب تک جتنی کتب کو انعامات دیئے ہیں ان میں محترم گیانی صاحب کی کتب کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

زیر نظر کتاب پورانی یادیں ان کی تازہ تصنیف ہے جس میں ان حالات کا ذکر کیا گیا ہے جو برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت پیش آئے اور سکھ صاحبان نے تقسیم ملک میں جو کردار ادا کیا اس کتاب کو پڑھ کر اس کا سارا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ اور گویا آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ اس وقت بانیٔ پاکستان جناب قائداعظم محمد علی جناح صاحب نے سکھ قوم کے لیڈروں کو اپنے ساتھ ملانے کی بھرپور کوشش کی مگر سکھ قوم اہل ہنود کے دام میں اس بری طرح آچکی تھی کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر پاکستان کو وجود میں آنے سے روکنے میں مصروف ہو گئی۔ اس وقت جناب قائداعظم نے سکھوں کو سمجھایا کہ:۔

YOU KNOW THE HINDU ONLY AS YOUR CO-SLAVE NOW, YOU WILL KNOW THE REAL HINDU WHEN HE BECOMES YOUR MASTER AND YOU BECOME HIS SLAVE. P.116)

جناب قائداعظم کے یہ الفاظ کتنی بڑی تاریخی حقیقت ثابت ہوئے۔ سکھوں کی موجودہ بے چینی کا ایک ایک لفظ اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ ایک ممتاز سکھ لیڈر کا کہنا ہے۔

"آج سکھ دانشوروں کی یہ پختہ رائے ہے کہ اس نازک موقعہ پر (یعنی ۱۹۴۷ء میں۔ ناقل) تمام سکھ قوم کی قسمت کو ہندوؤں کے چھوکے اور فراڈی قولوں اقراروں پر انحصار کر کے اس تاریخی زمانہ میں بہت بڑے موقعہ کو یونہی ضائع کر دیا۔" (صفحہ ۲۴۵)

یہ کتاب اسی دور کی روداد ہے۔ جس کا سکھ قوم آج ماتم کر رہی ہے اور یہ ساری روداد خود سکھ صاحبان کے بیانات سے مرتب کی گئی ہے اور یہی محترم گیانی صاحب کے قلم کا کمال ہے کہ اپنی بات دوسروں کے منہ سے کہلوا دیتے ہیں۔ یہ کتاب بھی محترم گیانی کی دیگر کتب کی طرح تحقیق اور ریسرچ کا ایک بہت اعلیٰ نمونہ ہے۔

سادہ غذا اور سادہ لباس

سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے ایک ارشاد مطبوعہ الفضل ۱۵ فروری ۱۹۲۶ء میں فرمایا:۔

"جب مشکل وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔ بلکہ وہ یہ خیال کریں کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑے تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں۔ اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں تو پہلے ہی تھوڑا کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔" (قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر الفضل)

ٹائپ، شارٹ ہینڈ (اردو، انگلش) کا کورس مکمل کر کے وطنِ عزیز کے ہر شعبہ میں اپنی خدمات پیش کریں۔ (مہتمم صنعت و تجارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں احمدیت

گولڈ کوسٹ کے اصلی باشندوں میں سے صرف فینٹی قوم مسلمان تھی جس کے سردار مہدی نامی ایک بزرگ تھے وہ ایک نیک فدا پرست اور اسلام کا درد رکھنے والے بزرگ تھے ملک بھر میں عیسائیت کا عروج دیکھ کر وہ ڈرتے تھے کہ سارے لوگ ہی عیسائی ہو جائیں گے۔ عیسائی مشن دو سو سال سے وہاں عیسائیت پھیلا رہے تھے ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے کمرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ جو تبلیغ اسلام کے لئے قادیان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے وہاں بھیجے تھے اسی دن ۲۸/۲/۱۹۲۱ کو گولڈ کوسٹ کی بندرگاہ سالٹ پانڈ میں اترے۔ ان کی کوشش سے ۱۱/۳/۱۹۲۱ کو مہدی صاحب کے قصبہ اکرافل میں مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ پانچ صد کا اجتماع تھا۔ حضرت نیرؔ صاحب نے انہیں بتایا کہ میں جماعت احمدیہ قادیان کا مبلغ ہوں جو زندہ اسلام پیش کرتی ہے۔ میری آنکھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیدار کیا۔ میرے کانوں نے حضور کے کلمات سنے اور میرے ہاتھوں نے حضور کے قدموں کو چھوا اب مجھے آپ لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا گیا ہے۔

ایک ہفتہ بعد آپ نے ایک اور جلسہ کر کے مہدی اور اس کی قوم کو ترک رسوم کرنے اور مخلص مسلمان بن جانے اور احمدیت قبول کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے دوسرے ہی دن ہزاروں افراد آغوشِ احمدیت میں آگئے۔ اور وہاں مبلغین کلاس جاری کی گئی۔ جماعت کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ عہدہ دار مقرر کئے گئے اور سارے ملک میں تبلیغ اسلام ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ ہزارہا عیسائی اور بت پرست اسلام میں داخل ہوئے اور آج خدا کے فضل سے پاکستان کے بعد سب سے بڑی جماعت اسی ملک میں حاکم ہے۔ (تابعین اصحاب احمد جلد چہارم ص ۲۳-۲۲) مرسلہ مکرم فضل الرحمٰن بسمل ربوہ

لاہور کے خریداران الفضل کے لئے ضروری اعلان

بعض احباب کو شکایت ہے کہ الفضل لاہور میں روزانہ تقسیم نہیں ہوتا جس کے لئے عرض ہے کہ پرچہ روزانہ اخبار مارکیٹ میں جاتا ہے اور روزانہ اکثر ہاکرز تقسیم کے لئے لے بھی جاتے ہیں۔ اگر کوئی ہاکر اپنی کسی مجبوری کے تحت پرچہ نہیں لے جاتا تو بعد میں خریدار کے تقاضا پر ہم سے لے جاتا ہے۔ روزانہ پرچہ مارکیٹ سے لینا آپ کے ہاکر کی ذمہ داری ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور میں جو نئے خریداران بن رہے ہیں یا بننا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر ہاکر جو ان کے علاقہ میں آتا ہے اس سے کہیں کہ وہ روزانہ الفضل آپ کے گھر پہنچا دیا کرے اور ماہ بماہ بل وصول کر لیا کرے۔ اس کے باوجود بھی روزانہ الفضل نہ ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ تاکہ مناسب اصلاح کی جا سکے۔

الفضل کے علاوہ ویکلی لاہور بھی اپنے ہی علاقہ کے ہاکرز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ عموماً ویکلی لاہور مارکیٹ میں بدھ کو تقسیم ہوتا ہے۔ جبکہ الفضل اتوار کے علاوہ باقی چھ ایام میں باقاعدہ تقسیم ہوتا ہے۔

(ملک سعادت احمد ایجنٹ الفضل و ویکلی لاہور برائے لاہور شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ لاہور فون نمبر ۱۹۶۷۳ ، ۱۹۶۷۲)

ناظمین / منتظمین اطفال و قائدین کرام توجہ فرمائیں

(۱) اطفال کو روزانہ سیر کرنے، ورزش کرنے، دانت صاف کرنے، لباس صاف رکھنے کی عادت ڈالیں۔

(۱۱) ہر ماہ کم از کم دو مرتبہ کلو اجتماعاً منائیں اور رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

(۱۱۱) مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ر جولائی ۸۳ء سہ ماہی سوم کا ٹورنامنٹ منعقد کروائیں اور انفرادی و اجتماعی مقابلے کروائیں۔ یہ ٹورنامنٹ قریب مجالس سے مل کر بھی کر سکتے ہیں۔

(۱۷) مورخہ ۱۴ر اگست اطفال کا سائیکل سفر کروائیں۔

(۷) مورخہ ۶ر ستمبر ۸۳ء اطفال کا سیر کا مقابلہ کروائیں۔

(۷۱) مورخہ ۹، ۱۰، ۱۲ر ستمبر ۸۳ء کو سہ ماہی چہارم کا ٹورنامنٹ منعقد کروائیں۔

(۷۱۱) اطفال کی ایک تفریحی ٹرپ منائیں اور رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے:۔

مندرجہ ذیل موصی صاحبان / موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے۔

۱۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ظفر الاسلام صاحب وصیت ۶۶۰۰۲ سابق سکونت قادیان۔

۲۔ مکرم احمد خان صاحب ولد شیر محمد صاحب وصیت ۶۶۱۴ سابق سکونت بگول ضلع گورداسپور

۳۔ مکرمہ زینب نور صاحبہ اہلیہ صوفی نبی بخش صاحب وصیت نمبر ۶۶۵ سابق سکونت قادیان۔

۴۔ مکرم راجہ محمد اکرم صاحب گجراتی ولد بابو فضل الٰہی صاحب وصیت ۶۶۵۴ سابق سکونت قادیان

۵۔ مکرم ڈاکٹر راجہ بشارت احمد صاحب وصیت نمبر ۶۶۶۳ سابق سکونت اے ایم او پولیس اینڈ جیل ہسپتال گوجرانوالہ۔

۶۔ مکرم چوہدری احمد علی صاحب ولد چوہدری محمد دین صاحب سابق سکونت گھنوکے حجہ ضلع سیالکوٹ۔

۷۔ مکرمہ امتہ الہادی صاحبہ بنت مکرم میاں محمد مستقیم صاحب وصیت ۶۷۴۰ سابق سکونت انبالہ شہر۔

۸۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ زوجہ مستری نظام دین صاحب وصیت نمبر ۶۷۶۴ سابق سکونت دیگے والی ضلع امرتسر۔

۹۔ محترمہ حاکم بی بی بیوہ نور دین صاحب مرحوم وصیت نمبر ۶۸۹۲۔ سابق سکونت قادیان۔

۱۰۔ محترمہ امتیاز بانو صاحبہ اہلیہ حکیم محمد ذکریا خان صاحب وصیت ۶۹۱۴ سابق سکونت دہلی۔

۱۱۔ مکرم حکیم محمد ذکریا خان صاحب ولد عبدالغنی صاحب مرحوم وصیت نمبر ۶۹۱۶۔ سابق سکونت دہلی۔

۱۲۔ محترمہ استانی محمود بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد انور صاحب مرحوم وصیت ۶۹۲۵ سابق سکونت قادیان۔

۱۳۔ مکرم سید مبارک احمد صاحب ولد سید سعید احمد صاحب وصیت نمبر ۶۹۹۶ سابق سکونت سرہالی خورد ضلع امرتسر۔

۱۴۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ولد چوہدری اروڑا صاحب وصیت ۶۹۶۳ سابق سکونت سیالکوٹ۔

۱۵۔ محترمہ بشیراں بی بی بیوہ دین محمد صاحب مرحوم سکنہ بھیرو چیچی ضلع تھرپارکر (سندھ) وصیت نمبر ۲۲۰۲۴۔

۱۶۔ مکرم نظام دین احمد صاحب ناصر ولد محمد بخش صاحب سابق سکونت کراچی محمود آباد۔ ربوہ وصیت ۲۲۰۵۴۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (مینیجر)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ فضل النساء بیگم صاحبہ مورخہ ۱۳/۴/۸۳ بوقت دو بجے دن سول ہسپتال حیدرآباد میں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے دماغ کی شریان پھٹ جانے سے اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ بے حد خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ مہمان نواز سلسلہ کی خدمت گزار ۵۵ سال ساتھ رہ کر اپنے پیچھے ۴ بیٹے، ۷ لڑکیاں ۵۶ پوتے پوتیاں نواسی نواسے اور سات پڑپوتے پڑنواسیاں چھوڑی ہیں

احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ہم لوگوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(عبدالغفار۔ حیدرآباد)

گمشدہ تھیلا

چمڑے کا ایک تھیلا رنگ نسواری جس میں کپڑے اور کاغذات تھے۔ بجواہ چلتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملے تو مکرم حکیم خورشید احمد صاحب کو دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

(تاج محمد عرف تاج دین گجر ڈیرہ آرو کے ضلع شیخوپورہ جماعت باڑیانوالہ اسٹیشن)

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گروس ۲۵۲/ بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

کیوریٹو ویٹرنری سنٹر:۔

شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ چھوٹے اور بڑوں کیلئے یکساں مفید ہے

مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی توسیع اشاعت کی مہم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اگلے جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچائی جائے۔ حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محترم مظفر احمد خان صاحب اور محترمہ بیگم مظفر احمد خان صاحب نے لاس اینجلز کیلئے فور نیا امریکہ سے بلغ چودہ ہزار روپے کی رقم بھجوائی ہے کہ مستحق احباب کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ احباب ہمارے مندرجہ ذیل بزرگوں کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۔ بابا مولا داد خان مرحوم آف بھول چک ضلع گورداسپور (بھارت)

۲۔ حبیب بیگم مرحومہ زوجہ ملک بشیر احمد خان کراچی۔

۳۔ زینب بی بی مرحومہ زوجہ ملک جلال الدین مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور (بھارت)

(ام) اللہ رکھی مرحومہ زوجہ بابا مولا داد خان مرحوم آف بھول چک ضلع گورداسپور (بھارت)

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک مظفر احمد خان صاحب کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا کرے اور ان بزرگوں کو اپنے قرب میں بلند مقام سے نوازے۔ آمین۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

انشاء اللہ العزیز

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ چوک داتہ زیدکا

جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے

میں ۱۵، ۱۶ مئی کو حاضر ہوں گے

مینیجر: مشہور دواخانہ چوک داتہ زیدکا

نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

ٹنڈر نوٹس

پرسنٹیج ایٹم ریٹ ٹنڈر مندرجہ ذیل کاموں کے لیے محکمہ شاہرات کے ان منظور شدہ ٹھیکیدار جنہوں نے برائے سال ۱۹۸۳ء ۱۹۸۴ء اپنے نام انلسمنٹ تجدید کروائے ہیں۔ مطلوب ہیں بوقت ۱۱،۳۰ بجے دوپہر وقت مقررہ پر ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ ٹنڈر بذریعہ ڈاک یا ٹیلیفون قابل قبول نہ ہوگا۔ ۲۔ ٹنڈر بغیر زرضمانت ناقابل قبول ہوگا۔ زرضمانت چالان خزانہ یا کسی ڈیپازٹ کال کے ہمراہ قابل

۳۔ ٹنڈر رائل ٹھیکیداروں کو دیئے جائیں گے۔ جو تمام کاغذات اندراج ٹھیکیداری برائے سال ۸۴-۱۹۸۳ء پیش کریں گے بصورت دیگر ٹنڈر جاری نہیں کیا جائیگا

۴۔ کام کی شرائط تفصیلات یعنی شرح نقشہ جات ڈرائنگ وغیرہ کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۵۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر وجہ بتلائے کوئی ایک یا تمام ٹنڈر منسوخ کر سکتا ہے۔ ۶۔ مشروط ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

۷ شیڈول کی تمام ایٹموں پر ایک ہی پرسنٹیج دینا ہوگا۔ ۸۔ دستاویزات ٹنڈر دفتری اوقات میں بعوض مجوزہ فیس (ناقابل واپسی) درج ذیل تاریخ تک حاصل کیے جا سکتے ہیں ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ کو کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا ٹنڈر کے تمام صفحوں پر ٹھیکیداروں کو دستخط کرنا ہوں گے۔

۹۔ کمپنی یا فرم کی صورت میں مختار نامہ ٹنڈر کے ہمراہ لگانا ضروری ہے۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زرضمانت	معیاد کام	تاریخ ٹنڈر جاری	تاریخ ٹنڈر کھولنے
۱۔	تعمیر نو و اونچا کرنا فیصل آباد سرگودھا روڈ میل ۳،۲۱ تا ۵،۲۳ گروپ نمبر ۱	۶۰،۰۰،۰۰۰	۱،۲۰،۰۰۰	۱۴ ماہ	۱۴،۵،۸۳	۵/۸۳
۲۔	تعمیر نو و اونچا کرنا جھنگ ساہیوال سرگودھا روڈ میل ۰،۲۰ تا ۲،۲۷ گروپ میل نمبر ۲۱ تا ۲۸ سلسلہ وار پلیاں میل نمبر ۲۵ اور ۲۶ میں۔	۶۵،۰۰،۰۰۰	۱،۳۰،۰۰۰	"	۱۵،۵،۸۳	۱۶/۵/۸۳
۳۔	تعمیر نو و اونچا کرنا جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگ روڈ میل نمبر ۴،۵۰ تا ۱۱،۱۴ گروپ میل ۱۰ تا ۱۱،۱۴۔	۲۶،۰۰،۰۰۰	۵۲،۰۰۰	۱۲	۱۶/۵/۸۳	۱۷/۵/۸۳
۴۔	تعمیر سڑک چک ارائیاں تا چک ۲۲۲ گ ب لمبائی ۴ میل۔	۲۷،۰۰،۰۰۰	۵۵،۰۰۰	"	"	"
۵۔	تعمیر سڑک محمود کوٹ تا جائیوان لمبائی ۴ میل	۲۱،۰۰،۰۰۰	۴۲،۰۰۰	۱۲ "	۱۷/۵/۸۳	۱۸/۵/۸۳
۶۔	" " کوٹ بہادر تا بہار لمبائی ۵ میل	۳۰،۰۰،۰۰۰	۶۰،۰۰۰	"	"	۱۸/۵/۸۳
۱۷	توسیع و کشادگی موشاب مظفر گڑھ روڈ میل ۱۱۰ تا ۱۳۰ گروپ میل ۱۲۱ تا ۱۳۰۔	۶۵،۰۰،۰۰۰	۱،۳۰،۰۰۰	۱۴ ماہ	۱۸/۵/۸۲	۱۹/۵/۸۳

ظفر حنیف

مہتمم شاہرات جھنگ صدر

آئی پی ایل ۲۹۸۱

دانت درد کا فوری علاج "ٹوتھلین" لگانے کی دوا -/۳ کھانے کی دوا -/۵

دانتوں سے خون اور پیپ دور کرنے کی مجرب دوا۔ قیمت -/۱۵ "پائیوریا کورس"

دانتوں کا گلنا سڑنا، ٹھنڈا پانی لگنا "کیریز کیور" -/۱۵ سے دور ہو جاتا ہے

دانتوں کی روزانہ صفائی کیلئے "پیور ٹوتھ پوڈر" بے حد مفید ہے -/۴

دانتوں کی مزید صفائی اور مختلف امراض سے بچاؤ کیلئے "پیور ٹوتھ لوشن" بیحد مفید ہے -/۱۵

"کریبڑا" دانتوں کو کریڑا لگنا ختم کرنے کیلئے "کریبڑا کیور" -/۳۰ بیحد مفید ہے

ہمدردانہ مشورہ ★ بہترین تشخیص اور ★ کامیاب علاج

شاہ

کیلئے پتہ یاد رکھیں

ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانیت کی تذلیل کا انتہائی افسوسناک واقعہ

قرآن کریم کی بیان فرمودہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ بسا اوقات انسان تعصب کی بناء پر اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی میں اس قدر اندھا ہو جاتا ہے کہ وہ حیوان کا ہی روپ نہیں دھارتا بلکہ اس سے بھی بدتر بن جاتا ہے۔ اس اندھے تعصب کی ہلاکت آفرینی کا ذکر فرماتے ہوئے سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کے واقعہ کے ضمن میں بتایا ہے کہ جب قابیل نے حسد اور تعصب میں اندھا ہو کر اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو اس کی درندگی اقدام قتل تک ہی محدود نہ رہی بلکہ اس نے اپنے مقتول بھائی کی لاش کی بے حرمتی کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ چنانچہ اس نے لاش کو دفن کرنے کی بجائے اسے گلنے سڑنے اور جانوروں کی خوراک بننے کے لئے یونہی ایک طرف پھینک دیا۔ آخر اسے ایک کوا دکھائی دیا جو اپنی چونچ اور پنجوں سے مٹی کرید کر اپنے ایک ساتھی کوے کی نعش کو ڈھانپ رہا تھا۔ یہ نظارہ دیکھ کر قابیل کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور اس نے سوچا کہ انسان ہونے کے باوجود میں تو اس کوے سے بھی گیا گذرا ہوں۔ بائیبل میں تفصیل سے مذکور اس واقعہ کا قرآن کریم میں اجمالاً یوں ذکر ملتا ہے:۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۪ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ تب اللہ نے ایک کوے کو جو زمین کو کریدتا تھا اس لئے بھیجا کہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے۔ اس نے کہا ہائے افسوس میری حالت پر! کیا مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ میں اس کوے کی طرح ہو جاؤں اور اپنے بھائی کی لاش کو ڈھانپ دوں۔ تب وہ پشیمانوں میں سے ہو گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں زندوں کے ساتھ تعصب اور حسد کی مضرت کو واضح کر کے ان سے بہر طور بچنے کی تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی مردوں کی حرمت پر بھی بہت زور دیا اور یہاں تک فرمایا کہ مسلمانوں ہی کی نعشوں کا نہیں بلکہ غیر مسلموں کی نعشوں کا بھی احترام از بس ضروری ہے۔ اس طرح آنحضورؐ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ مرنے کے بعد ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ان کی نعشوں کی بے حرمتی نہ ہونے دیں بلکہ ان کا اسی طرح احترام کریں جس طرح اپنی نعشوں کا احترام کرتے ہیں۔ چنانچہ بخاری میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے:۔

مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا. فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا

(بخاری کتاب الجنائز)

ترجمہ:۔ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو (خواہ مسلمان ہو یا کافر)

(ترجمہ از تجرید البخاری صفحہ ۲۶۴، صفحہ ۲۶۵)

اللہ اللہ! کیسی پاکیزہ اور دل موہ لینے والی تعلیم ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے کھلے دشمنوں کی نعشوں کا بھی احترام کرو اور کسی لحاظ سے بھی ان کی بے حرمتی کے مرتکب نہ ہو۔

ایسی پاکیزہ تعلیم اور ایسے دل موہ لینے والے اخلاقی نمونہ کی غیر مسلم بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہتے۔ اور اس پر عمل کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کھلے بندوں اس کی خلاف ورزی کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی قبروں کو از خود اکھاڑ کر ان میں سے نعشیں نکال لیتے ہیں اور انہیں کسی اور جگہ مٹی کے نیچے دبا دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ نعش کی اس بے حرمتی سے مرحوم کے لواحقین اور اعزہ و اقربا کے دلوں پر کیا گذرے گی اور وہ کس قدر اذیت محسوس کریں گے۔ پھر ایسے لوگ اس پر خوشی اور فخر کا اظہار کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ گویا انہوں نے انسانیت کی تذلیل کر کے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسی قسم کا انتہائی دلخراش اور تازہ ترین واقعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اس گھناؤنے فعل کے ارتکاب کا یہ تازہ ترین واقعہ ۸ اپریل ۱۹۸۳ء کو لیہ کے شہر میں رونما ہوا۔ ہوا یوں کہ ۳ اپریل ۱۹۸۳ء کو وہاں کے ایک احمدی بزرگ محترم ڈاکٹر محبوب حسن صاحب وفات پا گئے۔ ضلعی انتظامیہ کی اجازت سے ۵ اپریل کو مقامی قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین پر تین دن گزرنے کے بعد مولوی صاحبان نے مقامی آبادی کے ایک حصہ میں اشتعال پھیلا کر اور سینکڑوں کی تعداد میں قبرستان پہنچ کر ڈاکٹر صاحب مرحوم کی قبر کو اکھاڑ ڈالا اور نعش باہر کھینچ کر اسے از خود ہی کسی اور جگہ مٹی میں دبا دیا۔

اس افسوسناک واقعہ کا مزید افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ سب کچھ مقامی انتظامیہ کے "ذمہ دار" اراکین کی موجودگی اور نگرانی میں ہوا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

موسم گرما کی تعطیلات اور وقف عارضی

اساتذہ کرام اور طلباء کے لئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اور سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلبہ بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلبہ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ یہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

نیز فرمایا:۔

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں۔ وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا۔"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

اپنے نہایت ہی پیارے اور محبوب امام کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ پروفیسر صاحبان، لیکچرار اساتذہ۔ اور طلباء سے گزارش ہے کہ وہ ان رخصتوں کے ایام میں ضرور وقف عارضی کے لئے جائیں اور دفتر ہذا کو اپنے فارم پُر کر کے بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

فارم وقف عارضی مقامی مربی صاحب یا دفتر ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

اعلانِ نکاح

۰۔ خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ طیبہ بنت مکرم میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم کا نکاح مکرم سید صدیق یوسف صاحب ابن مکرم سید سعید یوسف صاحب مرحوم سے مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مورخہ ۱۰ اپریل کو اتوار کے دن نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں پڑھا۔ سید صدیق یوسف صاحب چونکہ خود موقع پر حاضر نہیں ہو سکے اس لئے ان کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ولی تھے۔

مورخہ ۱۶ اپریل کو ہفتہ کے دن نماز مغرب کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی سرکردگی میں بارات محلہ دارالفضل سے تیار ہو کر پونے آٹھ بجے کے قریب فیکٹری ایریا ربوہ میں آئی۔ بارات میں صدر انجمن احمدیہ کے اکثر ناظران کرام کے علاوہ تحریک جدید کے وکلاء صاحبان بھی شامل تھے۔ اس طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی خواتین مبارکہ بھی اس موقع پر دعا کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔

تقریب رخصتانہ میں حضور ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت عزیز عبدالحمید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ٹانک نے کی اور عزیز عبدالرحمٰن نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے بھی لمبی دعا کرائی۔

تمام احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور ہر قسم کے شر سے دونوں فریق کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

(عبدالرشید احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ٹانک)